احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعرات 6 مارچ 2003ء

جمعرات 6 مارچ 2003ء 2 محرم 1424 ہجری 6 امان 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 51

ابو جہل کا قتل

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اطلاع دی کہ اللہ تعالیٰ نے ابوجہل کو قتل کر دیا ہے تو آپؐ نے فرمایا سب تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے اپنے بندے کی مدد کی اور اپنے دین کو عزت بخشی۔

(مسند احمد - حدیث نمبر 3663)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

منجملہ ہیبت ناک اور عظیم الشان نشانوں کے پنڈت لیکھرام کی موت کا نشان ہے جس کی بنیادی پیشگوئی کا سرچشمہ میری کتابیں برکات الدعاء اور کرامات الصادقین اور آئینہ کمالات اسلام ہیں جن میں قبل از وقوع خبر دی گئی تھی کہ لیکھرام قتل کے ذریعہ سے چھ سال کے اندر اس دنیا سے کوچ کر جائیگا- اور اس کے قتل کئے جانے کا دن عید سے دوسرا دن ہوگا یعنی شنبہ کا دن- اور یہ اس لئے مقرر کیا گیا کہ تا عید کا دن جو جمعہ تھا اس بات پر دلالت کرے کہ جس دن مسلمانوں کے گھر میں دو عیدیں ہونگی اس سے دوسرے دن آریوں کے گھر میں دو ماتم ہونگے - اور یہ پیشگوئی نہ صرف میری کتابوں میں درج ہے بلکہ لیکھرام نے خود اپنی کتاب میں نقل کر کے اپنی قوم میں اس پیشگوئی کی قبل از وقوع شہرت دے دی تھی اور اس پیشگوئی کے مقابل پر اس نے اپنی کتاب میں میری نسبت یہ لکھا کہ میرے پرمیشر نے مجھے یہ الہام کیا ہے کہ یہ شخص (یعنی یہ خاکسار) تین سال کے اندر ہیضہ سے مرجائیگا کیونکہ کذاب ہے-......

میں نے یہ پیشگوئی کی تھی کہ لیکھرام گوسالہ سامری کی طرح ٹکڑے ٹکڑے کیا جائے گا- اور اس میں یہ اشارہ تھا کہ جیسا کہ گوسالہ سامری شنبہ کے دن ٹکڑے ٹکڑے کیا گیا تھا یہی لیکھرام کا حال ہوگا - اور یہ اس کے قتل کی طرف اشارہ تھا- چنانچہ لیکھرام شنبہ کے دن قتل کیا گیا اور ان دنوں میں شنبہؔ سے پہلے جمعہ کے دن مسلمانوں کی عید ہوئی تھی- ایسا ہی گوسالہ سامری بھی شنبہ کے دن ٹکڑے ٹکڑے کیا گیا تھا اور وہ یہود کی عید کا دن تھا اور گوسالہ سامری ٹکڑے ٹکڑے کرنے کے بعد جلایا گیا تھا' ایسا ہی لیکھرام بھی ٹکڑے ٹکڑے کرنے کے بعد جلایا گیا- کیونکہ اول قاتل نے اس کی انتڑیوں کو ٹکڑے ٹکڑے کیا اور پھر ڈاکٹر نے اس کے زخم کو زیادہ کھولا اور بالآخر جلایا گیا- اور پھر گوسالہ سامری کی طرح اس کی ہڈیاں دریا میں ڈالی گئیں- اور خدا تعالیٰ نے گوسالہ سامری سے اس لئے اس کو تشبیہ دی کہ وہ گوسالہ محض بے جان تھا اور اس زمانہ کے ان کھلونے کی طرح تھا جن کی کل دبانے سے آواز نکلتی ہے- اسی طرح اس گوسالہ میں سے ایک آواز نکلتی تھی- پس خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ دراصل لیکھرام بے جان تھا اور اس میں روحانی زندگی نہیں آئی تھی- اور اس کی آواز محض گوسالہ سامری کی طرح تھی اور سچا علم اور سچا گیان اور خدا تعالیٰ سے سچا تعلق اور سچی محبت اس کو نصیب نہیں تھی......

اس امر کو خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ مجھے کسی سے بغض نہیں ہے- اگرچہ میں لیکھرام کے معاملہ میں اس بات سے تو خوش ہوں کہ خدا تعالیٰ کی پیشگوئی پوری ہوئی مگر دوسرے پہلو سے میں غمگین ہوں کہ وہ عین جوانی کی حالت میں مرا- اگر وہ میری طرف رجوع کرتا تو میں اس کے لئے دعا کرتا تا یہ بلا ٹل جاتی- اس کے لئے ضروری نہ تھا کہ اس بلا کے رد کرانے کیلئے وہ (احمدی) ہو جاتا بلکہ صرف اس قدر ضروری تھا کہ گالیوں اور گندہ زبانی سے اپنے منہ کو روک لیتا-

(حقیقۃ الوحی- روحانی خزائن جلد 22 ص 294)

لیکھرام چونک اٹھتا

حضرت مفتی محمد صادق صاحب فرماتے ہیں:-

جس دن لیکھرام لاہور میں قتل کیا گیا- اس دن میں لاہور میں تھا اور حضرت مولوی نور الدین صاحب بھی کسی تقریب پر لاہور تشریف لے گئے ہوئے تھے- اور اس رات ان کا ایک وعظ مسجد گمٹی والی میں قرار پا چکا تھا- لیکن لیکھرام کے قتل کے واقعہ کے سبب خلیفہ رجب دین صاحب مرحوم اور بعض دیگر دوستوں کے مشورہ سے وعظ نہ کیا گیا- ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب جو اس وقت میڈیکل کالج میں تعلیم پاتے تھے- اس رات ڈیوٹی پر تھے- اور انہوں نے صبح آ کر ہمیں بتلایا کہ کس طرح لیکھرام زخم کھانے کے بعد ہسپتال میں لایا گیا- اور جب ڈاکٹر کے آنے میں دیر ہوئی تو وہ بار بار یہ کہتا تھا- (ہائے میری قسمت کوئی ڈاکٹر بھی نہیں بوہڑوا) کہ ہائے میری قسمت کوئی ڈاکٹر بھی نہیں آتا- اور جب دوسرے کام کرنے والے مجھے (ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کو) مخاطب کرتے اور مرزا صاحب کہہ کر بلاتے، تو لیکھرام چونک اٹھتا اور آنکھیں کھول دیتا- اور پھر ہائے ہائے کرتا- اس وقت وہاں ایک انگریز پولیس آفیسر بھی پہنچ گیا تھا- اور اس نے بیان لینے کا ارادہ کیا ہی تھا- کہ اوپر سے انگریز ڈاکٹر آ گیا- اور اس نے پولیس آفیسر کو روک دیا- اور کہا کہ مجھے اپنا کام پہلے کرنے دو- چنانچہ وہ مرہم پٹی کر کے چلا گیا- مگر اس کے بعد لیکھرام کو ہوش نہیں آئی- یہاں تک کہ وہ اسی ذات مر گیا-

لیکھرام کے مرنے کی خبر سب سے پہلے چوہدری عبداللہ خان صاحب نے جو کہ ان دنوں لاہور میں مقیم تھے- دوسری صبح قادیان پہنچ کر حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی- چنانچہ اس کا ذکر حضرت صاحب نے اپنی کسی عربی کتاب میں بھی کیا ہے- کہ عبداللہ یہ خبر میرے پاس لایا-

(ذکر حبیب ص 62)

تاریخ احمدیت منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1974ء ②

2 جون: گوجرانوالہ میں بشیر احمد صاحب، منیر احمد صاحب، محمد رمضان صاحب، محمد اقبال صاحب، عنایت اللہ صاحب اور غلام قادر صاحب کو شہید کر دیا گیا۔ لالہ موسیٰ میں احمدیہ بیت الذکر پر قبضہ کر لیا گیا۔

3 جون: گوجرانوالہ میں دو احمدیوں کو شہید کر دیا گیا۔ جھنگ میں احمدیوں کی 12 دکانیں لوٹ لی گئیں۔

4 جون: واہ کینٹ میں محمد الیاس عارف صاحب کو شہید کر دیا گیا۔ مردان میں احمدیہ دارالمطالعہ کو آگ لگا دی گئی۔

5 جون: اہل ربوہ کو دودھ کی سپلائی بند کر دی گئی۔ اسلام آباد میں بارہ احمدیوں کو شدید زدوکوب کیا گیا ایک احمدی کے منہ میں گوبر ڈالا گیا۔

6 جون: سرگودھا میں دو احمدیوں کے کارخانوں اور مکان کو آگ لگا دی گئی۔

7 جون: کوہاٹ میں احمدیہ بیت الذکر میں مخالفین نے نماز جمعہ ادا کی۔ ہری پور ہزارہ میں ایک مکان لوٹ لیا گیا۔

8 جون: نقاب شاہ مہمند صاحب کو پشاور میں شہید کر دیا گیا۔

9 جون: کوئٹہ میں سید مولود احمد صاحب کو شہید کر دیا گیا انہیں بیت الذکر کے احاطہ میں دفن کیا گیا۔ ٹوپی (صوبہ سرحد) میں غلام سرور صاحب اور اسرار احمد خان صاحب شہید کر دیئے گئے۔ اسرار احمد خان صاحب کو شہید کرنے کے بعد پیٹ چاک کیا گیا۔ جسم گولیوں سے چھلنی کیا گیا اور پھر دونوں ٹانگیں مخالف سمتوں میں کھینچ کر چیر دیا گیا۔

10 جون: مردان میں احمدیوں کی سات دکانیں لوٹ کر نذر آتش کر دی گئیں۔

11 جون: ایبٹ آباد میں محمد فخر الدین بھٹی صاحب کو شہید کر دیا گیا اور پھر آگ میں جلا دیا۔ بالاکوٹ میں دو احمدی باپ بیٹوں محمد زمان خان صاحب اور مبارک احمد خان صاحب کو شہید کر دیا گیا۔

12 جون: ڈیرہ اسماعیل خان میں تمام احمدیوں کو گرفتار کر لیا گیا۔

13 جون: شاہ تکڈر میں ایک احمدی کی گیارہ مربع اراضی کی ساری گندم اور زرعی سامان لوٹ لیا گیا۔

14 جون: میلسی میں ایک احمدی کی دکان کو آگ لگا دی گئی۔

15 جون: سادھوکی گوجرانوالہ میں صدر جماعت کے مکان کو آگ لگا دی گئی۔

17 جون: چک 39 ڈی بی سرگودھا میں احمدیوں کی فصلیں تباہ کر دی گئیں۔

18 جون: پاک پتن میں 12 احمدیوں کو گرفتار کر لیا گیا۔

19 جون: مریدکے میں احمدیوں کا شدید سوشل بائیکاٹ۔

20 جون: تلونڈی کھجور والی میں احمدیہ بیت الذکر کو آگ لگا دی گئی۔

21 جون: رحیم یار خان میں تمام احمدیوں کو گھروں میں مقید کر دیا گیا۔

22 جون: خوشاب میں ایک احمدی کی قبر اکھاڑ کر بے حرمتی کی گئی۔

24 جون: سرگودھا میں تمام احمدی دکانداروں پر پکٹنگ لگا دی گئی۔

قاتلانِ حسینؓ کا انجام

میدان کربلا میں ایک شخص عبداللہ بن جوزہ نے سیدنا حسینؓ کے سامنے آ کر آپ کی شان میں نازیبا کلمات کہے۔ سیدنا حسینؓ نے ہاتھ اٹھائے اور فرمایا اے اللہ! اسے دوزخ میں داخل کر۔ ابن جوزہ غصے سے بے قابو ہو گیا۔ اتنے میں اس کا گھوڑا بدکا اور وہ گھوڑے کی پیٹھ سے گر پڑا مگر اس کا ایک پاؤں رکاب میں اٹکا رہا۔ گھوڑا سرپٹ بھاگتا گیا اور معلون ابن جوزہ کا سر پتھروں اور درختوں سے ٹکراتا رہا اور اسی حالت میں وہ جہنم واصل ہو گیا۔

مسروق بن وائل حضرمی نے اِس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ اسے سیّدنا حسینؓ کا سر مل جائے، تو اسے ابن زیاد کے پاس لے جا کر انعام حاصل کرے مگر ابن جوزہ کا خوف ناک انجام دیکھ کر وہ یزیدی لشکر چھوڑ کر واپس کوفہ چلا گیا۔

سیّدنا حسینؓ کے قاتلوں میں سے کوئی بھی عذابِ الٰہی سے بچ نہ سکا۔ بعض کو قتل کی سزا ملی۔ بعض اندھے ہو گئے۔ بعض دردناک امراض میں مبتلا ہوئے۔ بعض مجنون اور مخبوط الحواس ہو کے مرے۔ جن لوگوں نے اقتدار کے نشہ میں آپ پر مظالم ڈھائے تھے وہ جلد ہی اقتدار سے محروم ہو گئے۔

عبدالملک بن مروان کے دَور حکومت میں جب مختار بن ابی عبید ثقفی نے کوفہ کی حکومت سنبھالی تو اُس نے ایسے لوگوں کو جو سیّدنا حسینؓ سے لڑنے والی فوج میں شامل تھے، چُن چُن کر قتل کیا۔ کہا جاتا ہے کہ اُس نے ایک دن میں ایسے دوسو چالیس لوگوں کو جہنم واصل کیا۔ عمرو بن الحجاج زبیری کوفہ سے بھاگ نکلنے میں کامیاب ہو گیا مگر مختار کے آدمیوں نے اُسے ڈھونڈ نکالا اور تلوار کے گھاٹ اُتار دیا۔ شمر ذی الجوشن نے بھی بھاگ کر جان بچانی چاہی مگر پکڑا گیا اور اُسے قتل کر کے اُس کی لاش کو کتوں سے پھڑوا دیا گیا۔

قاتلانِ حسینؓ گرفتار کر کے مختار ثقفی کے سامنے پیش کئے جاتے تو وہ انہیں انتہائی اذیت دے کر قتل کراتا۔ بعض کے ہاتھ پاؤں کٹوا دیتا اور انہیں سسک سسک کر مرنے کے لئے چھوڑ دیتا اور بعض کو زندہ آگ میں جلا دیتا۔

خولی بن یزید جس نے سیدنا حسینؓ کا سر کاٹنے کا ارادہ کیا تھا، مختار کے سامنے لایا گیا تو اُس نے اُسے قتل کرا کے اس کی لاش جلا دی۔ عمرو بن سعد اور اس کے بیٹے کو بھی قتل کر دیا گیا۔

کوفہ میں قاتلانِ حسینؓ کا کام تمام کرنے کے بعد مختار نے ابراہیم بن اشتر کو لشکر دے کر عبیداللہ ابن زیاد کے مقابلے کے لئے بھیجا۔ زبردست مقابلے کے بعد ابن زیاد کو شکست فاش ہوئی اور وہ میدان جنگ میں مارا گیا اس کے علاوہ دوسرے شامی سردار حصر بن نمیر اور شرجیل بن ذی الکلاع بھی مارے گئے۔ حصین وہ شخص تھا جس نے یزید بن معاویہ کے حکم سے بیت اللہ شریف پر منجنیقوں سے پتھر اور آگ برسائی تھی، جس سے اللہ تعالیٰ کا گھر منہدم ہو گیا تھا۔ ابراہیم بن اشتر نے ابن زیاد اور دیگر شامی سرداروں کے سر کاٹ کے فتح کی خوشخبری کے ساتھ مختار ثقفی کے پاس کوفہ بھجوائے اور ان کے سر بھی اسی دارالامارہ میں رکھے گئے، جہاں سیدنا حسینؓ اور آپ کے اقرباء و احباء کے سر رکھے گئے تھے۔ ع

حذر اے چیرہ دستاں! سخت ہیں فطرت کی تعزیریں

(روزنامہ نوائے وقت لاہور 18 ستمبر 1986ء ص 3)

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

فرشتہ سیرت وجود۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب

میری یادوں کے آئینہ میں

مکرم عبدالسمیع نون صاحب

حضرت مولانا ممدوح کو دنیا سے گزرے 56 سال کا طویل عرصہ گزر گیا ہے مگر ان کی عظمت اب تک دھندلائی بھی نہیں ہے وہ عبادت گزاری عجز اور انکسار وسعت علم تقوی اللہ کے بلند بام پر فائز ہونے کے ایسے نقوش چھوڑ گئے ہیں جو کبھی مٹ نہیں سکتے اور جنہیں ہیشگی کی ضمانت عطا ہوئی تھی۔

ان کے عقیدتمند اور ارادتمند اپنی محبتوں اور عقیدتوں اور آپ کی خداترسی اور غرباء پروری کے حالات دلپذیر الفاظ کی مالا میں پروتے رہیں گے مگر ان کے بلند وبالا مقام قرب الٰہی اور شان تقوی کو اللہ تعالیٰ علیم وخبیر ہی جانتا ہے یہ ساری کاوشیں تو اپنی عقیدتوں کا اظہار ہے اور وہ بھی اپنے خام علم کے مطابق۔ حال ہی میں ''نجم الھدیٰ'' کے نام سے ایک بہت عمدہ کوشش اور سعی بلیغ سامنے آئی ہے مگر ادب سے عرض کرتا ہوں کہ حسنات اور صفات حسنہ کے اس بحر بے کراں کی تہ تک کسی کو رسائی حاصل نہیں ہوسکتی۔ نہ کوئی اس کو کما حقہ بیان کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔

میں نے چند سال قبل آں ممدوح کے کچھ آنکھوں دیکھے حالات سپرد قرطاس کئے تھے اب اول تو جناب ایڈیٹر صاحب الفضل نے توجہ دلائی اور پھر نجم الھدیٰ کے مطالعہ سے وہ یادیں جو کبھی زندگی بھر بھول نہیں سکتیں پھر تازہ ہوگئیں پھر ادرحمہ اور حلال پور دونوں گاؤں کی ہمسائیگی کے باعث میں نے کچھ مزید لکھنا اپنا فرض سمجھا

پرانی محفلیں یاد آ رہی ہیں
چراغوں کا دھواں دیکھا نہ جائے

حضرت مولانا شیر علی صاحب کا ایک خاص وصف فیض رسانی تھا۔ 1946ء میں ہمیں کالج میں تعطیلات ہونیوالی تھیں کہ موضع نورانوالی تحصیل بھلوال (جہاں پر کہ حضرت مولانا صاحب کے بڑے بھائی حضرت حافظ عبدالعلی صاحب کی شادی ہوئی تھی) کا ایک شخص مسمّی چودھری محمد مراد رانجھہ حضرت مولانا شیر علی صاحب کے ہاں پہنچا اور ایک مقدمہ میں جو اس کے خلاف سرگودھا کی عدالت میں دائر تھا آپ سے مدد کی استدعا کی گو آپ کا ایسے کاموں سے دور کا تعلق نہیں تھا مگر بڑی ہمدردی سے اس کی بات سنی اور مجھے ہوسٹل سے طلب فرمایا اور خط جناب چودھری عزیز احمد صاحب باجوہ جو ان دنوں سرگودھا میں سول جج تعینات تھے کے نام لکھ کر مجھے دیا کہ چودھری مراد ان کے ہاں نہ جائے تم جانا اور اگر وہ اس کی جائز امداد کرسکیں تو کر دیں چنانچہ میں تعطیلات پر گھر پہنچا تو چودھری مراد نے خواہش کی کہ مجھے ساتھ لے کر سرگودھا جناب باجوہ صاحب کو خط پہنچایا جائے۔ چنانچہ میں ان کے ہمراہ گیا مگر یہ احتیاط کرلی کہ اسے باجوہ صاحب کی کوٹھی میں نہ لے گیا مغرب کا وقت تھا حضرت باجوہ صاحب اپنے دو بڑے بیٹوں کے ہمراہ سیر کے لئے گئے ہوئے تھے مجھ سے انہوں نے کچھ نہ پوچھا اور فرمایا آؤ کھانا کھالیں کھانے کی میز پر بیٹھتے ہی حضرت مولوی صاحب کا خط دیا آپ پڑھ کے مسکرائے وہ مقدمہ انہی کی عدالت میں تھا اور اس کا فیصلہ بھی چودھری مراد کے خلاف ہوا کہ وہ حق پر نہیں تھا رات مجھے اپنے پاس رکھا اور حضرت مولوی صاحب کو سلام عرض کرنے کا ارشاد فرمایا صبح میں روانہ ہوکر گھر پہنچا۔ چودھری مراد کی مراد بر نہ آئی مگر مجھے حضرت چودھری صاحب سے تعارف حاصل ہوا جو عمر بھر قائم رہا اور وہ تعلق میرا سرمایۂ حیات بن گیا۔

حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی کے مطابق لیکھرام مورخہ 6 مارچ 1897ء کو ہلاک ہوا اور عین اسی روز حضرت مولانا شیر علی صاحب بیعت کر کے حضور کی غلامی میں داخل ہوگئے۔

پھر حضرت مولانا ممدوح نے جن کی عمر بروز بیعت 22 سال تھی جلد جلد روحانی ترقی کی منازل طے کیں اور 50 سالہ زمانہ بیعت میں اپنی صحت اور جان کی پرواہ کئے بغیر وہ سنہری کارہائے نمایاں سرانجام دئے اور سمعنا و اطعنا کی وہ مثالیں قائم کیں جو رہتی دنیا تک تاریخ کے اوراق میں تابندہ ودرخشندہ رہیں گی اور قومیں جو بعد میں آئیں گی انہیں پڑھ کر حیرت میں ڈوب جائیں گی کہ ایسے بےنفس بے مثل قربانیاں کرنے والے بھی حضرت مسیح موعود کے غلاموں میں گزرے ہیں۔

میری یہ خوش بختی کہ میرے والد میاں عبدالعزیز صاحب نون بھی حضرت مسیح موعود کے رفیق تھے گو عمر میں حضرت مولوی صاحب سے چھوٹے تھے مگر دونوں بزرگوں کے ننھیال للیانی تحصیل بھلوال میں تھے۔ اس لئے حضرت مولوی صاحب میرے ابا کو ''بھائی جی'' کہہ کر پکارتے تھے اور بہت محبت کرتے تھے کہ دونوں کی مائیں للیانی کی تھیں اس لئے گویا وہ بہنیں تھیں اور یہ ''خالہ زاد بھائی'' اس زمانے میں ایسی نسبت باہمی تعلقات کو بڑھانے کے لئے کافی سمجھی جاتی تھی۔ پھر گاؤں ادرحمہ حضرت مولوی شیر علی صاحب کا مولد اور حلال پور گاؤں کا فاصلہ دو میل ہے اور یہ گاؤں متصل ہونے کی وجہ سے باہمی تعلقات کی گہرائی کا موجب بن گئے تھے۔ آپ کی والدہ ماجدہ حضرت گوہر بی بی صاحبہ حضرت مسیح موعود کی رفیقہ تھیں اور موصیہ ہونے کی وجہ سے 1907ء میں وفات ہوئی تو بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئیں للیانی گاؤں میں بہت مرد وزن حافظ قرآن کریم ہوئے تھے چنانچہ حضرت موصوفہ بھی قرآن کریم کی حافظہ تھیں۔

للیانی بہت بڑا قصبہ ہے تحصیل بھلوال میں آبادی اور اراضیات کی وسعت کے لحاظ سے سب سے بڑا۔ باوجود کوشش کے مجھے حضرت گوہر بی بی صاحبہ کے ددھیال کا علم نہیں ہوسکا جہاں تک بچپن کا میرا تاثر ہے وہ تلہ قوم سے تعلق رکھتی تھیں۔

حضرت مولوی صاحب کی شادی موضع ''بدر رانجھہ'' متصل مدھ رانجھہ میں رانجھہ قوم میں ہوئی تھی آپ کی اہلیہ صاحبہ کے بھائی کا نام صالح محمد رانجھہ تھا مگر خدا کی حکمت وہ بھی کہیں گوشہ گمنامی میں چلے گئے اب ان کا کوئی رشتہ دار بدر میں موجود نہیں میں بدر اکثر جاتا رہتا ہوں یہ گاؤں ہمارے گاؤں سے تین میل کے فاصلے پر ہے۔

پھر مجھے بجا طور پر ناز ہے کہ میرے ننھیال بھی اسی گاؤں للیانی میں ہیں جس میں حضرت مولانا شیر علی صاحب کے ننھیال تھے میری والدہ کا نام فتح بی بی صاحبہ تھا جن کے بارہ میں کچھ عرصہ قبل میں نے ایک مضمون الفضل میں لکھا تھا اور گو ہمارے ننھیال میں سے کوئی احمدی نہ ہوا نہ حضرت مولانا شیر علی صاحب کے ننھیال میں سے اور نہ میرے ننھیالی رشتہ داروں میں احمدیت پھیلی مگر ہمیں نیک ماؤں کا دودھ نصیب ہوا میری والدہ بھی احمدی تھیں الحمدللہ۔

ان ساری نسبتوں کے باوجود کجا حضرت مولانا شیر علی اور کجا میں عاجز۔ صدر محمد ایوب خان نے کامونکی منڈی سے باسمتی اعلیٰ قسم کے چاول ملکہ برطانیہ کو تحفۃً بھیجے تھے تو ان دنوں یہ کہاوت ایجاد ہوئی تھی۔

کہ ''کہاں کاموکی منڈی اور کہاں بکنگھم پیلس'' کوئی نسبت ہی نہیں تھی یہی حال اپنا ہے مگر اللہ تعالیٰ ذرہ نواز کی قدرت اور رحمت سے کیا بعید کہ اس کے مقرب بندے کے ساتھ یہ تعلقات میری مغفرت کا موجب بن جائیں۔

1944ء میں جب ٹی آئی کالج میں داخل ہوا تو حضرت مولانا شیر علی صاحب میرے مربی سرپرست اور گویا گارڈین مقرر ہوچکے تھے ہر ضرورت کا خیال میری پڑھائی میں دلچسپی میرے ابا کا احوال پوچھنا اور ان کے لئے ہمیشہ دعائیں کرنا۔ الغرض مجھے بیش بہا نعمت میسر آ گئی تھی۔ اوائل میں ہمارا ہوسٹل محلہ دارالانوار کی طرف سے جانیوالی سڑک پر ایک کوٹھی میں تھا اور ہوسٹل کے سامنے سڑک کے پار حضرت مصلح موعود کی کوٹھی ''دارالحمد'' میں حضرت مولوی صاحب کا ترجمہ قرآن کریم کا دفتر تھا۔

آپ ان دنوں علیل بہت رہے بخار اکثر ہو جاتا تھا اس لئے ''بیت الذکر'' میں جا کر نماز باجماعت ادا کرنا ممکن نہ تھا چنانچہ ہوسٹل سے مجھے طلب فرما لیتے اور ہم اکٹھی نمازیں پڑھتے امامت حضرت عبدالرحیم صاحب شرما کراتے تھے اور میں حضرت مولوی صاحب کے ساتھ کھڑا ہوتا تھا ایک بار شرما صاحب نماز پڑھ رہے تھے اور حالت قعدہ میں تھے حضرت مولوی صاحب نے سمجھا کہ بیٹھے ذکر الٰہی کر رہے ہیں شرما صاحب کے بھاری بھر کم کوٹ میں اتنی گرد وغبار ہوتی تھی کہ مسح بخوبی ہوسکتا تھا چنانچہ حضرت مولوی صاحب نے شرما صاحب کی پیٹھ پر دونوں ہاتھوں سے گرداڑا کر مسح کیا اور پھر محسوس کیا کہ شرما صاحب تو سنتیں پڑھ رہے تھے حضرت مولوی صاحب مسلسل استغفار کرتے رہے اور شرما صاحب سے بڑی لجاجت کے ساتھ معذرت کی وہ کہتے جارہے تھے کہ کیا ہوا مجھے کچھ تکلیف نہیں ہوئی مگر حضرت مولوی صاحب ہیں کہ بار بار منتیں کر رہے ہیں کہ مجھے معاف کردیں میں نے آپ کی نماز میں عدم علم کی وجہ سے مداخلت کی۔

آپ کی نماز کی کیفیت بیان کرنے کی نہ مجھ میں طاقت نہ میرے قلم کو یارا۔ فرض نماز تو امام صاحب کی اقتداء میں ختم کرلیتے مگر سنتوں میں ہم پیچھے بیٹھے رہتے اور آپ دنیا ومافیھا سے بےخبر اپنے مالک کے حضور حاضر ہو جاتے تو ایک تلاطم برپا ہو جاتا سینہ اس طرح کھولنے لگتا جیسے تیز آنچ پر ہنڈیا ابل رہی ہو۔

سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ غلام نماز میں کھڑا ہوتا تو راز ونیاز میں اس قدر محو ہو جاتا کہ سورۃ فاتحہ کی ایک ایک آیت بار بار دہراتے دل اور دماغ اور جسم کا ذرہ ذرہ کانپ رہا ہوتا زبان میں ارتعاش ہے گویا زندگی کی ساری تمنائیں پوری ہو رہی ہیں رکوع اور سجدے کی کیفیات کہیں اور نہ دیکھیں نہ سنیں سیدنا رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان فرمودہ ''احسان کا بہترین نمونہ ''کانک تراہ'' کے ایمان افروز نظارے تھے گویا ایک مچھلی مصفّٰی پانی میں تیر رہی ہے وہ نہ تھکتی ہے نہ ماندہ ہوتی ہے اب قعدہ میں بیٹھے تو جب السلام علیک ایھا النبی کا مقام آیا تو آواز خفیۃً سے نکل کر جہرۃً کی حدود میں داخل ہوچکی ہے اور اس میں حضرت کا کوئی اختیار نہیں۔

گویا اپنا محبوب سامنے ہے اس پر سلام بڑے ادب سے عاجزی سے عشق ومحبت میں ڈوب کر پیش کر رہے ہیں۔ اور بڑے سوز سے وارفتگی اور فدائیت سے عقیدت کے پھول آقا کے حضور نچھاور کر رہے ہیں ان ساری دعاؤں اور سکنات وحرکات کے دوران سینہ میں اس قدر جوش اور سوز ہے کہ

اتنا تو ہم نے سوز نہ دیکھا کباب میں

آپ اس دوران کلیۃً بےخبر ہیں کہ آس پاس کون

ہیں اور کیا کر رہے ہیں۔

اب وہ گویا اس دنیا میں نہیں رہے کہیں اور چلے گئے ہیں شاید اپنے مرشد کے پاس جن کا قول صادق ہے۔

ہم تو بستے ہیں فلک پر اس زمیں کو کیا کریں
آسمان کے رہنے والوں کو زمیں سے کیا نقار

آپ کے بڑے بھائی حضرت حافظ عبدالعلی صاحب تھے وہ بھی بڑے بزرگ اور متقی انسان تھے۔ چونکہ دونوں قد بت میں بھی برابر اور شاید عمروں میں بھی تھوڑا فرق ہو۔ حضرت حافظ صاحب سے کسی نے پوچھا کہ آپ دونوں بھائیوں میں سے بڑا کون ہے۔

حضرت حافظ صاحب نے فرمایا ''دنیا میں تو پہلے میں ہی آیا تھا مگر بڑا شیر علی ہے''۔

اس مختصر جواب میں حضرت حافظ صاحب کی کسر نفسی عاجزی اور چھوٹے بھائی کے بلند وبالا مقام روحانی کا جس خوبصورتی سے اعتراف کیا گیا ہے وہ خود حضرت حافظ عبدالعلی صاحب کے عارف باللہ ہونے کا واضح ثبوت ہے حضرت حافظ صاحب خود بڑے متقی بے نفس اور زاہد و عابد بزرگ تھے مگر آپ کا جواب جب بھی کوئی نکتہ شناس مومن پڑھے گا تو اس سے روحانی لذت اٹھائیگا۔

میں اکثر حضرت مولانا شیر علی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا کرتا تھا کبھی کسی خانگی مشورے کی غرض سے کبھی دعا کی درخواست کرنے۔ ایک روز میں آپ کے درِ دولت پر حاضر ہوا تو پلنگ پر لیٹے ہوئے تھے اور مصافحہ کیا تو تیز بخار تھا جو میں نے محسوس کیا پوچھا تو فرمایا ہاں بخار ہے میں نے ایک جاہلانہ سوال کیا کہ حضرت میں نے ایف اے تو کرلیا ہے گھر پر ابا اکیلے ہیں میں نے زمینداره ہی کرنا ہے اگر آپ اجازت دیں تو میں اب پڑھائی چھوڑ کر گھر چلا جاؤں۔ آپ مشکل سے اٹھ کر بیٹھ گئے اور فرمایا ہرگز نہیں بی اے ضرور کریں اور ایک وقت آئے گا کہ بی اے کی ڈگری کی ضرورت پڑے گی اور اس وقت پھر بی اے کرنا تمہارے لئے بہت مشکل ہوگا میں تو فوراً سپر انداز ہوگیا عرض کیا کہ حضرت ٹھیک ہے آپ جس طرح حکم دے رہے ہیں اسی طرح کرونگا۔ چنانچہ میں نے تقسیم ملک کے بعد لاہور آ کر بی اے کرلیا۔

سچ یہ ہے کہ یہ نسخہ میرا بار بار کا آزمودہ ہے کہ

گفتہ او گفتہ اللہ بود
گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

(ترجمہ) ایک عارف باللہ کا کہنا اللہ تعالیٰ کا کہنا ہوتا ہے۔ اگرچہ اللہ کے بندے کے حلق سے ہی وہ بات نکلتی تو ہے۔

چنانچہ چار سال بعد 1952ء میں ایل ایل بی کرنے کا ارادہ کیا تو حضرت مولانا کا فرمان یاد آیا کہ اب نہ بی اے ہوسکتا تھا نہ بی اے کے بغیر ایل ایل بی۔

وہ بلند حوصلگی کے ایک آسمان تھے اس لئے زندہ خدائے علیم وقدیر کے ساتھ آپ کا زندہ اور جاودانی تعلق تھا جب بھی آپ سے ملتے ہمیں بھی زندہ رہنے کا بلند حوصلہ آپ کی صحبت سے مل جاتا۔

وہ خدانما انسان ماہ نومبر 1947ء میں اپنے محبوب آسمانی آقا کے حضور حاضر ہوگیا اور میں اپنے والد صاحب کی زندگی میں ہی گویا یتیم ہوگیا جس شخص کو خود اٹھا کر اپنے ہاتھوں سے سپرد خاک کیا بظاہر وہ عزیز واقربا اور ارادتمندوں سے ہمیشہ کے لئے جدا ہوگیا مگر حق یہ ہے کہ اتنا طویل عرصہ گزر جانے کے باوجود ہمارے دلوں سے رخصت نہیں ہوا اس کا اعلیٰ کردار اس کی محبت وشفقت اس کی غربا پروری اس کی علمی اور ایمانی حلاوت اس کا ذوق عبادت آقائے قادیانی کی اطاعت جس میں عشق کی ملونی تھی ایسی اعلیٰ صفات وحسنات آپ کے جسم کے ساتھ مٹی میں دفن ہو ہی نہیں سکتی تھیں یہ ہمارے آس پاس ہی رہتی ہیں اور ان کی خوشبو ہمارے قلب وجان کو اب بھی سکون اور راحت بخشتی ہے اور معطر رکھتی ہے۔

اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے نجم الهدیٰ کی مؤلفہ کو جوں جوں اس کی ورق گردانی کرتے رہے وہ اللہ کا ولی بے حساب یاد آیا اس کے بیمار دنوں کی محنت اور رتجگے اس کی پل پل کی محنت شاقہ اس کی مستجاب دعائیں جس سے ہم نے پیدائش سے پہلے بھی حصہ پایا اور پیدائش کے بعد بھی۔ اپنے آقا و مرشد سے عشق ومحبت کے زمزمے جو آج بھی عشاق کے لئے پیمانہ عشق ووفا ثابت ہورہے ہیں ایک ایک واقعہ سے ایمانوں میں تازگی اور دلوں میں رشک پیدا ہوتا ہے۔

حضرت مولانا صاحب نے بھی تو عید کے موقع پر حضرت مسیح موعود کے جوتے تلاش کر کے پگڑی کے سفید شملے سے صاف کرنیکا اعزاز حاصل کر ہی لیا تھا۔ اے مسیح موعود کے عاشق صادق تیری فدائیت اور فریفتگی کے اس اظہار نے تیری شان دوبالا کردی ہے۔

ہاں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایک روز نور پور تھل کے ریگستان میں شکار کھیلنے تشریف لے گئے میں بھی آپ کے ہمراہ تھا آپ کے بوٹ ریت سے بھر گئے جب واپس آنے لگے اور حضور موٹر کی عقبی سیٹ پر بیٹھے تو میں نے آگے بڑھ کر حضور کے بوٹ کھول کر ریت نکالی اپنی چادر سے صاف کئے اور پھر حضور کے پیر صاف کئے اور بوٹ پہنائے جب اتنا کچھ میں کرچکا تو حضور نے روانگی کا حکم دیا اور میں پیچھے کھڑی اپنی کار میں سوار ہوگیا۔

اتنی معمولی سی سعادت جو میرے حصے میں آئی یہ بھی میرے منّان مالک کا احسان ہے۔

بیت الفتوح مورڈن برطانیہ کا اپ ڈیٹ

3 رنومبر 2002ء کی شام جماعت احمدیہ برطانیہ کے زیر اہتمام ایک خصوصی تقریب بیت الفتوح مورڈن میں منعقد کی گئی جس کی کامیابی کے لئے بہت سے کارکنان نے کئی روز انتھک محنت کی۔ اس سلسلہ میں ایک کمیٹی براہ راست مکرم ومحترم رفیق احمد حیات صاحب امیر یو۔کے کی زیر نگرانی تشکیل دی گئی تھی جس میں ذیلی تنظیموں کے نمائندگان بھی شامل تھے۔ اس کمیٹی کا انچارج مکرم نصیر احمد صاحب کو مقرر کیا گیا۔ پروگرام کا بنیادی مقصد لندن کے مخلص اور مخیر احمدیوں کو بیت الفتوح کی تعمیر کے لئے کی جانے والی کوششوں اور اس سلسلہ میں درپیش مسائل سے آگاہ کرنا تھا۔

پروگرام کے دعوت نامہ کے ساتھ خوبصورت پمفلٹس بھی طبع کر کے بھجوائے گئے تھے جن میں سے ایک پمفلٹ میں جماعت احمدیہ' حضرت مسیح موعود اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تعارف' برطانیہ میں جماعت احمدیہ کی مختصر تاریخ' بیوت الذکر کی اہمیت' بیت الفتوح کے منصوبہ کی تفصیلات اور جماعت کی انسانی خدمات کا بیان شامل تھا۔ جبکہ دوسرے پمفلٹ میں بیت الذکر کے آغاز اور ترقیاتی امور کی بتدریج کاوشوں کو پیش کرتے ہوئے مالی قربانی کی اپیل کی گئی تھی۔ دونوں رنگین پمفلٹس خوبصورت اور تاریخی تصاویر' نقشوں' اخباری تراشوں اور اعداد وشمار کو ظاہر کرنے والے گرافس سے مزین تھے اور نہایت عمدگی سے طبع کئے گئے تھے۔

بیت الذکر کے بارہ میں یہ حقائق دلچسپی کا باعث ہوں گے کہ اس کا کل رقبہ 2ء5 ایکڑ ہے اور اس کے تمام ہال اگر نمازیوں سے بھر جائیں تو تقریباً دس ہزار افراد کے نماز ادا کرنے کے لئے یہ جگہ کافی ہوگی۔

سب سے پہلے مہمانوں کو زیر تعمیر بیت الذکر کا معائنہ کروایا گیا۔ امر واقعہ یہ ہے کہ اس عظیم الشان بیت کی تعمیر اب اس مرحلہ میں داخل ہوچکی ہے جہاں اسے دیکھ کر بے ساختہ خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کی طرف طبیعت مائل ہو جاتی ہے اور دل سے یہ دعا نکلتی ہے کہ خدا تعالیٰ کرے کہ یہ بیت جلد از جلد تکمیل کے مراحل طے کرے اور سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جس طرح پیار اور دعاؤں کے ساتھ اس کا سنگ بنیاد رکھا تھا' اسی طرح حضور اس کا افتتاح بھی فرمائیں اور ہزاروں احمدیوں کو بیک وقت سجدہ ریز ہونے کا موقع ملے۔

بیت کا کل رقبہ 2ء5 ایکڑ ہے جس کے بڑے ہال میں ڈیڑھ ہزار افراد کے نماز ادا کرنے کی گنجائش ہے۔ گنبد کا قطر ساڑھے پندرہ میٹر ہے جو چھت سے آٹھ میٹر بلند ہوگا جبکہ زمین سے چھت تک کی اونچائی پندرہ میٹر ہے۔ اسی طرح مینار کی اونچائی ساڑھے پچیس میٹر ہوگی۔ بیت میں بہت سے چھوٹے بڑے ہال بنائے گئے ہیں ایک لائبریری ہے اور کھانا کھانے کے لئے بھی ایک وسیع ہال بنایا گیا ہے۔

مہمانوں کو بیت کا تفصیلی دورہ کروانے کے بعد اجلاس کی باقاعدہ کارروائی کا آغاز مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر یو۔کے کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم حافظ فضل ربی صاحب نے کی' مکرم ثاقب کالون صاحب نے آیات کریمہ کا ترجمہ پیش کیا' مکرم نصیر احمد صاحب نے پروگرام کا تعارف کروایا۔ پھر مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب امام بیت الفضل لندن نے اپنے مختصر خطاب میں بیت الذکر کے ساتھ وابستہ برکات اور اس کے لئے کی جانے والی قربانیوں کے باثمر نتائج کا ذکر کیا۔

مکرم محمد ناصر خان صاحب پراجیکٹ ڈائریکٹر نے ترقیاتی کاموں کی رفتار کا جائزہ پیش کیا اور پراجیکٹر سلائیڈز کی مدد سے وضاحت کی۔

مکرم امیر صاحب نے اپنی تقریر میں کئی واقعات بیان فرمائے جن سے علم ہوا کہ بیت کی تعمیر کے لئے کی جانے والی کوششوں میں خدا تعالیٰ نے اس رنگ میں برکت ڈالی کہ ہزاروں پاؤنڈ کے اخراجات حیرت انگیز طور پر محض چند پاؤنڈز میں مکمل ہوگئے۔ آپ نے خاص طور پر سینکڑوں مربع میٹر کے لکڑی کے فرش کی نہایت ارزاں قیمت پر تنصیب' لکڑی کے خوبصورت بلند دروازوں اور اعلیٰ کوالٹی کے ماربل کی معمولی قیمت پر خرید کا ذکر کیا۔ چنانچہ لکڑی کا شاندار دروازہ صرف دس پاؤنڈ فی عدد میں خدا تعالیٰ نے جماعت کو عطا فرمایا ہے۔ آپ نے مزید بیان کیا کہ جب ہماری بوسنین بہن فریحہ صاحبہ کے انجینئر بیٹے کو وقف عارضی کرنے کی توفیق ملی تو ان کے توسط سے بوسنیا کی تجربہ کار فرموں سے رابطہ ہوا جن کے ساتھ اس منصوبہ کی تکمیل کا معاہدہ نہایت مناسب اخراجات کے عوض طے پاچکا ہے اور یہ ایک بہت بڑی کامیابی ہے۔

قریباً اڑھائی صد حاضرین نے خدا تعالیٰ کے گھر کی تعمیر کے لئے فراخدلی سے قربانی پیش کی اور اسی مجلس میں آٹھ لاکھ پاؤنڈ سے زائد کے وعدہ جات کئے گئے جبکہ انہی وعدہ جات میں سے قریباً پانچ لاکھ پاؤنڈ کی ادائیگی بھی کردی گئی۔

اسی قسم کی دوسری تقریب مورخہ 3 رجنوری 2003ء کی شام بیت الفتوح مورڈن میں منعقد ہوئی جس میں اسلام آباد ریجن اور مڈل سیکس ریجن سے تعلق رکھنے والے احباب وخواتین نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس تقریب کے نتیجے میں بھی مخلصین نے قریباً ایک لاکھ پاؤنڈ کی رقم بیت کی تعمیر کے لئے پیش کی۔ اللہ تعالیٰ احمدیوں کے مال اور اخلاص میں مزید برکت ڈالے اور قربانیوں کو قبول فرماتے ہوئے انہیں اپنی رضا سے بہرہ مند فرمائے۔

اس وقت موسم کی خرابی کے باوجود تعمیر کا کام تیز رفتاری سے جاری ہے۔ نیز عمارت میں ہوا کی مناسب آمد ورفت کے لئے کام بھی شروع ہو چکا ہے اور کہا جا سکتا ہے کہ عمارت میں مکینیکل اور الیکٹریکل امور کا آغاز ہوگیا ہے۔

ایسے تمام احمدیوں سے جو بیت کی تعمیر کے اس مرحلہ پر (معاوضہ لے کر یا رضا کارانہ طور پر) خدمت کی توفیق پانا چاہیں درخواست کی جاتی ہے کہ فوری طور پر مکرم محمد

باقی صفحہ 6 پر

زمین اور اس میں جلوہ گر زندگی کے عجائبات

زندگی کے جوہر سے مالامال ہونے کی وجہ سے زمین دیگر سیاروں سے زیادہ اہم ہے

طاہر احمد نسیم صاحب

خداتعالیٰ کا ارشاد ہے کہ آسمانوں اور زمین کی پیدائش پر غور کرو۔ درحقیقت آسمانوں کی وسعت کے مقابلہ میں زمین کی تو حقیقت ہی کوئی نہیں۔ پھر اس چھوٹے سے کرہ کو آسمانوں کے بالمقابل کیوں رکھا گیا ہے؟ آسمانوں کی وسعت اور عظمت کے بارہ میں بڑے سے بڑا علم فلکیات کا سائنسدان جدید سے جدید آلات اور کمپیوٹر کی مدد سے حساب کتاب لگا کر زیادہ سے زیادہ یہ بتا سکتا ہے کہ اس خلائے بسیط کی کوئی حد نسبت نہیں ہے اس کی وسعت انسان کی بڑی سے بڑی سوچ اور اندازہ سے بے انتہا گنا بڑی ہے۔ اور اس وسعت کے اندر کھربوں کھرب تعداد میں اتنی بڑی بڑی کہکشائیں موجود ہیں جن میں سے ہر ایک کے اندر اتنی تعداد میں ستارے یا سورج پائے جاتے ہیں جن کا شمار ممکن نہیں اور اتنے بڑے بڑے سورج موجود ہیں جو ہمارے نظام شمسی کے سورج سے سائز میں بے انتہا بڑے اور توانائی میں زیادہ طاقتور ہیں۔ ہمارے اپنے اس ننھے منے سورج کے گرد جو نو سیارے گردش کر رہے ہیں وہ اس سورج کے خود سے لاکھوں گنا بڑا ہونے کی وجہ سے اس کی کشش ثقل سے بندھے ہوئے گویا اس کی عظمت کو سلام پیش کر رہے ہیں لیکن ان سیاروں میں سے ایک سیارہ یعنی ہماری زمین اپنے سائز کے اعتبار سے اتنی چھوٹی ہے کہ ایک دوسرے سیارے مشتری کے اندر ہماری 1330 زمینیں سما سکتی ہیں اور ایک دوسرے سیارے زحل کے اندر ایک ہزار کے قریب۔ لیکن اپنی برادری میں سائز کے لحاظ سے اتنی بے حیثیت ہونے کے باوجود ہماری یہ پیاری سی ننھی منی زمین ایک ایسے جوہر سے مالا مال ہے جو اور کہیں موجود نہیں ہے (انسان کے موجودہ علم کے حساب سے) اور اسی انفرادیت کی وجہ سے خداتعالیٰ نے اس ذرہ خاک کو باقی تمام کائنات کے مقابل پر رکھا ہے۔ اور یہ جوہر اور یہ انفرادیت ہے اس پر موجود زندگی۔ جو بے انتہا مختلف شکلوں میں مختلف خواص کے ساتھ ہمارے سامنے جلوہ گر ہے۔

زندگی کی پیدائش اور بقا کے لئے ضروریات

کسی سیارہ پر زندگی پائی جانے کیلئے سب سے پہلی ضرورت ہے مناسب درجہ حرارت۔ ہم جانتے ہیں یہ خلائے بسیط جس کے اندر تمام ستارے اور سیارے واقع ہیں انتہائی سرد ہے۔ صفر درجہ سنٹی گریڈ پر پانی جم کر برف بن جاتا ہے اور 100 درجہ سنٹی گریڈ پر کھولنے لگتا ہے زیادہ سے زیادہ ٹھنڈک جس کا تصور کیا جا سکتا ہے وہ ہے منفی 273 درجہ سنٹی گریڈ ہمارے ڈیپ فریزر کا اندرونی درجہ حرارت منفی تیس پینتیس ڈگری کے قریب ہوتا ہے۔ قطب جنوبی جو زمین کا سرد ترین علاقہ ہے وہاں درجہ حرارت منفی 85 سے نیچے نہیں جاتا۔ لیکن خلا میں درجہ حرارت منفی 273 تک ہے۔ اس خلا کے اندر پائے جانے والے ستارے یا سورج ایسی بڑی بڑی بھٹیاں ہیں جن کے مرکز میں درجہ حرارت ایک کروڑ درجہ سنٹی گریڈ سے زیادہ ہوتا ہے جب کہ ان کی اوپر کی سطح سے خارج ہونے والی حرارت کا درجہ حرارت بھی ہزاروں سنٹی گریڈ میں ہوتا ہے۔ اس کے بالمقابل ہمارے روٹیاں پکانے والے تنور کا درجۂ حرارت 400 اور سٹیل مل کی بھٹی جہاں لوہا بھی مائع شکل میں ہوتا ہے کا اندرونی درجہ حرارت 1600 سنٹی گریڈ سے زیادہ نہیں ہوتا۔ تو ایک طرف خلائی بے تحاشا سردی اور دوسری طرف ستاروں کی بے تحاشا حرارت۔ ان دونوں انتہاؤں میں زندگی کا تصور ہی بے معنی ہے۔ جوں جوں کسی سورج سے دور ہوتے جائیں گے اس کی حرارت میں کمی آتی جائے گی۔ ہمارے نظام شمسی کے سورج کی سطح سے بلند ہونے والے شعلوں کی اونچائی لاکھوں میل میں ہے جن کو SolarFlares کہا جاتا ہے اور اس آگ کے اثر سے آگے پھیلنے والی حرارت کی لہریں جنہیں Solar Winds کہا جاتا ہے اور ان سے اور آگے برقی مقناطیسی لہریں اور مختلف قسم کی شعاعیں سورج کے دائرہ اثر کو کروڑوں میل تک پھیلا دیتی ہیں جہاں زندگی کے پیدا ہونے کا کوئی احتمال نہیں ہے۔ ہماری زمین سورج سے نو کروڑ تیس لاکھ میل دور ہے اور اس کے گرداگرد ہوا۔ فضا اور اوزون کا میلوں میل موٹا حفاظتی حصار ہے جس نے کسی موٹے گدے کی طرح ہمیں اپنی حفاظت میں لے رکھا ہے۔ اور اس کے باوجود موسم گرما میں جب سورج زمین کے بیضوی مدار میں گردش کیوجہ سے زمین سے کوئی بیس لاکھ میل اور نزدیک آ جاتا ہے یہی درجہ حرارت 50 سنٹی گریڈ سے اوپر جا پہنچتا ہے اور سینکڑوں آدمی تپش کی تاب نہ لا کر مر جاتے ہیں۔ سورج کی طرف زمین کا قریب ترین سیارہ زہرہ ہے جو سورج سے کوئی چھ کروڑ میل کے فاصلہ پر ہے۔ اس کی سطح پر عمومی درجہ حرارت 460 سنٹی گریڈ ہوتا ہے۔ زندگی کی موجودگی کا کیا سوال۔ وہاں تو اگر زمین سے کوئی عمارت بھی اٹھا کر لیجائیں تو وہاں پہنچتے ہی بھڑک اٹھے اور دیکھتے ہی دیکھتے جل کر خاکستر ہو جائے۔ اس کے بالمقابل سورج سے دور کی طرف زمین کا قریب ترین سیارہ مریخ ہے جو سورج سے زیادہ دور ہونے کی وجہ سے اس کی حرارت سے کافی حد تک محروم ہے۔ یہاں درجہ حرارت منفی 25 سے لے کر منفی 85 تک رہتا ہے اور یوں جو تھوڑا بہت پانی وہاں موجود ہے وہ برف کی شکل میں یخ بستہ ہے لہٰذا پانی نہ ہونے کی وجہ سے زندگی وہاں بھی موجود نہیں ہو سکتی۔ تو اس طرح صرف زمین وہ واحد سیارہ ہے جو سورج سے عین مناسب فاصلہ پر واقع ہے جہاں زندگی موجود رہ سکتی ہے۔ باقی سب سیارے یا سورج سے زیادہ قریب ہونے کی وجہ سے انتہائی گرم یا زیادہ دور ہونے کی وجہ سے انتہائی سرد ہیں۔

چاند اور زندگی

چاند زمین سے چھوٹا ہونے کی وجہ سے اسی طرح زمین کے گرد گھومتا ہے جس طرح زمین سورج کے گرد گھومتی ہے۔ چاند کا سورج سے فاصلہ بھی زمین کے فاصلہ کی طرح زندگی کیلئے عین مناسب ہے۔ زمین سے صرف اڑھائی لاکھ میل دور ہونے کی وجہ سے یہ زمین کی نسبت کبھی اڑھائی لاکھ میل دور اور کبھی اڑھائی لاکھ میل قریب ہو جاتا ہے۔ اور کروڑوں میل کے فاصلہ میں یہ فرق کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ چاند کا میٹیریل بھی زمین سے بالکل مشابہ ہے۔ اسی لئے بہت دیر تک سائنسدانوں کا یہ پختہ خیال تھا کہ چاند پر ضرور زندگی کسی نہ کسی شکل میں موجود ہوگی۔ لیکن ایک تو چاند پر ہماری زمین کی طرح کا کوئی ہوائی اور فضائی حفاظتی حصار موجود نہیں ہے اس لئے سورج کی حرارت اور مضر اثرات رکھنے والی لہریں سیدھی سطح چاند پر پڑتی ہیں۔ جب کہ زمین پر صرف 47 فیصد سورج کی توانائی پہنچ پاتی ہے۔ باقی سب یا تو فضا سے واپس منعکس ہو جاتی ہے یا فضا میں جذب ہو جاتی ہے۔ اور دوسرا یہ کہ چاند کی زمین کے گرد گردش کیوجہ سے یہاں دو ہفتہ کا دن اور دو ہفتہ کی رات ہوتی ہے۔ دو ہفتہ تک مسلسل سیدھی دھوپ پڑنے سے درجہ حرارت 150 سنٹی گریڈ سے زیادہ ہو جاتا ہے اور اس کے برعکس دو ہفتہ تک دھوپ نہ پڑنے اور فضا نہ ہونے کی وجہ سے درجہ حرارت نقطۂ انجماد سے بھی 125 درجہ سنٹی گریڈ نیچے چلا جاتا ہے۔ اس درجہ حرارت کی دونوں انتہاؤں میں زندگی کا وجود ممکن نہیں ہے۔ زمین کے قریب ترین دو سیاروں زہرہ اور مریخ پر بھی زندگی نہ ہونے کی وجہ درجہ حرارت کی انتہاؤں کے علاوہ ہوا کا نہ ہونا بھی ہے۔ ان دونوں سیاروں کی فضا کاربن ڈائی آکسائیڈ پر مشتمل ہے اور آکسیجن کا فقدان ہے۔

زمین پر پائی جانے والی زندگی

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کائنات کا مرکزی نقطہ جس پر یہ قائم ودائم ہے حرارت ہے۔ وہ Big Bang جس کے نتیجہ میں یہ کائنات پیدا ہوئی وہ بے تحاشا حرارت کے بلیک ہول میں جمع ہو جانے اور پھر دھماکے سے پھٹ کر مواد کے کائنات میں بہہ نکلنے اور پھیلتے چلے جانے کا ہی نام ہے۔ خلائے بسیط میں موجود کھرب ہا کھرب میل کے علاقہ میں پھیلے ہوئے Nebula کسی جگہ کشش ثقل کے مرکوز ہو جانے کے نتیجہ میں جب انتہائی شدت سے سکڑتے ہیں تو اس عمل سے بے انداز حرارت پیدا ہو کر وہاں ایک نیا ستارہ یا سورج جنم لیتا ہے۔ زمین اور دیگر تمام سیارے ستاروں جیسی حرارت اور روشنی سے محروم ہونے کے باوجود جب خلاؤں میں پھیلے ہوئے مواد کے دباؤ تلے سٹ کر سیاروں میں ڈھلے تو اس دباؤ کے تحت ان کے مرکز میں 5 ہزار درجہ سنٹی گریڈ کی حرارت پیدا ہو گی۔ یوں تمام کائنات میں پھیلے ہوئے ان گنت اجرام فلکی کے اندرونی مرکز حرارت سے ہی عبارت ہیں۔ مادہ اگر فنا ہوتا ہے تو حرارت میں تبدیل ہو کر ایٹمی اور تھرمونیوکلیئر حرارت کو جنم دیتا ہے۔ جب ہم خوراک کھاتے ہیں تو وہ ہضم ہو کر حرارت میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ جب کوئی چیز کام کرتی یا رگڑ کھاتی ہے تو حرارت پیدا ہوتی ہے۔ الغرض زندگی کا دوسرا نام حرارت ہے۔ خداتعالیٰ نے جب زمین پر زندگی پیدا کرنے کا سوچا تو سب سے پہلے یہاں سورج سے حرارت پہنچانے کا سامان کیا۔ انسان کے مستقبل کی ضروریات کا قبل از وقت ادراک رکھنے کی وجہ سے لاکھوں مربع میل کے رقبہ میں جنگلات زیر زمین دفن کر دیئے جن سے کوئلے کی کانوں کے نہ ختم ہونے والے ذخائر پیدا ہوئے اور ارب ہا ارب کی تعداد میں قبل از یں تاریخ کے زمانے کے دیوہیکل جانور زیر زمین دبا دیئے جو بعد کے زمانہ کے لئے تیل کے وسیع ذخائر پیدا کرنے کا موجب ہوئے اور یہ دونوں بھی حرارت پیدا کرنے کے ذرائع ہیں۔ انسان جب بجلی پیدا کرتا ہے تو اس میں بھی کوئلہ اور تیل کی حرارت سے بھاپ پیدا کر کے اس بھاپ سے ٹربائن اور ٹربائن سے جنریٹر چلا کر بجلی پیدا کی جاتی ہے اور یہ بجلی بذات خود حرارت اور توانائی کا دوسرا نام ہے۔

زندگی کی بقا کے لئے

مناسب فضا

سورج سے زمین پر پہنچنے والی حرارت اور مختلف شعاعوں کی آمیزش ہر قسم کی زندگی کی برداشت سے بہت زیادہ ہے۔ اس سے بچاؤ کے لئے میلوں میل موٹا فضائی حصار پیدا کیا گیا۔ لیکن یہ فضا جو ہوا اور گرد وغبار سے عبارت ہے وزن رکھتی ہے۔ تو اس طرح ہم میں سے ہر ایک کے سپرد 100 میل اونچا ہوا کا ستون ہے جو نیچے زیادہ بھاری اور اوپر ہلکا ہوتا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ہوا کا وہ عمومی دباؤ ہے جو ہر ایک چیز پر یکساں طور

پر پڑتا ہے۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ ہر شخص پر کم از کم ایک ٹن ہوا کا دباؤ کا وزن ہر وقت موجود رہتا ہے لیکن خدائے حی و قیوم نے ہمارا جسم ایسا بنایا ہے جو اس قدر دباؤ میں ہی زندہ رہ سکتا ہے۔ اس سے کم یا زیادہ دباؤ میں نہیں۔ اسی لئے اونچے پہاڑوں پر جانے یا اونچی پرواز کرنے والے جہازوں میں پریشر پیدا کی ہوئی ہوا کا انتظام کیا جاتا ہے۔ یہاں ضمنی طور پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب اس دباؤ والی فضا کے اندر پہلے پہل مخلوق پیدا ہوئی تو کس ارتقا کے تحت انہوں نے خود میں یہ صلاحیتیں پیدا کر لیں کہ اس دباؤ کے تحت زندہ رہ سکیں۔ ارتقا تو نام ہی اس چیز کا ہے کہ حالات کی ضرورتوں کو جان لینے کے بعد خود میں ان حالات میں زندہ رہنے کے لئے مناسب تبدیلیاں پیدا کر لی جائیں۔ شروع شروع میں پیدا ہونے والی مخلوق میں یہ صلاحیت کہاں سے آ گئی کہ وہ ایک خاص قسم کے ماحول میں زندہ رہ سکنے والے جسم لے کر پیدا ہوں۔ جس طرح سمندر کے کم گہرے والے پانیوں میں رہنے والی مخلوق زیادہ گہرائی میں اور زیادہ گہرائی والی مخلوق کم گہرے پانی میں زندہ نہیں رہ سکتی۔ اگر فرض کر بھی لیا جائے کہ سمندر کی مختلف گہرائیوں سے مطابقت رکھنے والی مخلوق رفتہ رفتہ ارتقا سے پیدا ہوتی گئی (اگرچہ یہاں بھی یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر ایک اچھی بھلی مناسب جگہ کو چھوڑ کر زیادہ مشکل جگہ کے لئے خود میں ارتقا کرنے کی کیا ضرورت تھی جب کہ پہلی والی جگہ بقا کے لئے زیادہ موزوں اور آسان تھی) تو فضا میں شروع سے موجود دباؤ کے تحت زندہ رہنے والے جسم کہاں سے کیسے پیدا ہو گئے؟

تو خدا تعالیٰ نے نہ صرف ہمیں مخصوص دباؤ والی فضا میں زندہ رہنے والے جسم عطا فرمائے بلکہ زندگی کی بقا کے لئے حیوانات اور نباتات کا بقائے باہمی کا سائیکل پیدا کر دیا۔ حیوانات ہوا میں سے آکسیجن لے کر اسے استعمال کر کے کاربن ڈائی آکسائیڈ منہ سے باہر خارج کرتے ہیں جب کہ نباتات کاربن ڈائی آکسائیڈ استعمال کر کے آکسیجن پیدا کرتے ہیں۔ صحراؤں میں پیدا ہونے والے پودے جہاں بارش بہت کم ہوتی ہے اپنی شاخوں کے موٹے تنوں میں پانی جمع کر لیتے ہیں اور اس پانی کو جانوروں سے محفوظ رکھنے کے لئے پانی والی جگہوں پر کانٹے دار ابھار پیدا کر لیتے ہیں۔ جب کہ بعض اور درخت یا تو اپنی تہوں کو خشک موسم میں جھاڑ دیتے ہیں یا ان کے پتے باریک اور چمڑے جیسی سطح والے ہوتے ہیں کیونکہ درخت اپنے پتوں سے ہی سانس لیتے ہیں اور انہی پتوں کے ذریعہ ان کے پانی کا ذخیرہ ہوا میں اڑ جاتا ہے۔ ہمیشہ سرسبز و شاداب رہنے والے درختوں کے پتے بھی اوپر سے ملائم سطح والے ہوتے ہیں تا کہ مساموں سے پانی خارج نہ ہو۔ خردبین سے بھی نظر نہ آنے والی مخلوق وائرس سے لے کر 100 فٹ لمبی اور 110 ٹن وزنی بالین وہیل تک کے جانور پیدا کر دئے اور اس پر مستزاد یہ کہ دنیا کا یہ سب سے بڑا جانور دنیا میں پائی جانے والی سب سے چھوٹی نباتات پر گزر بسر کرتا ہے۔ چونکہ اس کے دانت نہیں ہوتے۔ صرف جبڑے میں سخت ہڈی کی تہہ ہوتی ہے جسے بالین کہا جاتا ہے۔ اس کی مدد سے یہ سمندر کی سطحوں پر جمنے والی خردبینی نباتات کو کھا کر گزارہ کرتی ہے۔ ایناکونڈا اژدھا 40 فٹ کی لمبائی اور 12 من وزن تک جا پہنچتا ہے جب کہ افریقہ کا ایک پرندہ شتر مرغ 8 فٹ اونچا اور ساڑھے تین من تک وزنی ہوتا ہے۔ مچھلیاں اپنی بقائے نسل کے لئے کیا اہتمام کرتی ہیں؟ سمندر کے کھلے پانی میں لاکھوں مختلف اقسام کے جانور ایک دوسرے کو شکار کرتے پھرتے ہیں۔ ایسی فضا میں وہ مچھلیاں جو اپنے انڈوں اور بچوں کی باقاعدہ حفاظت کرتی ہیں ان کے انڈوں اور بچوں کی تعداد تو بہت زیادہ نہیں ہوتی لیکن وہ مچھلیاں جو انڈے دیکر انہیں بھول جاتی ہیں ان انڈوں کی تعداد ملاحظہ ہو۔ COD نامی ایک عام سائز کی مچھلی ایک وقت میں دس کروڑ انڈے دیتی ہے۔ جب کہ Halibut جو بڑے سائز کی ایک مچھلی ہے وہ بیس لاکھ سے زائد انڈے دیتی ہے۔ اسی لئے سمندر کے اندر جو مچھلیوں کے بچوں کے غول پائے جاتے ہیں وہ ان گنت تعداد میں سورج کی کرنوں کی طرح ایک وسیع دائرہ میں حرکت کرتے نظر آتے ہیں۔ اسی طرح زمین پر پیدا کی گئی ایک ایک چیز کے لاتعداد فوائد ہیں۔ خدا تعالیٰ کی کس کس نعمت کا شکر ادا کیا جائے۔ زیر زمین پائے جانے والے معدنی تیل کو ہی لیں۔ پیٹرول، ڈیزل، مٹی کے تیل، تارکول، موم، گریس اور چکنے تیل پیدا کرنے کے علاوہ اس سے کم و بیش دو ہزار قسم کی مختلف اشیاء بنائی جاتی ہیں۔ سوڈا بوتلوں کی گیس، خورونوش کی چیزوں کو پیک کرنے کے کور، پارچہ جات کے دھاگے، گھڑیوں سے لے کر مشینری، گاڑیوں اور جنریٹرز تک کے پرزوں کو چکنا رکھنے والا تیل، سڑکوں اور چھتوں میں استعمال ہونے والی واٹر پروف تارکول اور کاغذ، کاربن پیپر، چھاپہ خانہ کی سیاہی، چکنائی صاف کرنے کے پاؤڈر، مصنوعی کھادیں، کیڑے مار دوائیاں، مصنوعی ریشوں کے دھاگے، مصنوعی ربڑ، پلاسٹک اور اس قسم کی سینکڑوں اشیاء اس سے تیار کی جا رہی ہیں۔ کوئلہ جیسی کچی اور بے حیثیت معدن زمین کے شدید دباؤ اور حرارت تلے دنیا کی سخت ترین اور قیمتی ترین چیز ہیرا میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ الغرض خدا تعالیٰ نے اس ننھی منی حقیر سی زمین پر وہ وہ عجائبات پیدا کر دیئے ہیں کہ ایک سے بڑھ کر ایک اپنے اندر نئے نئے اسرار لئے ہوئے ہے۔ انسان لاکھ سر مارے تخلیق کے عجائبات۔ ان میں پنہاں قوانین قدرت اور زندگی کی ان گنت اقسام کے عشر عشیر کو بھی نہیں پا سکتا۔ اور دنیا کے عظیم سائنسدان نیوٹن کی طرح بالآخر اسے تسلیم کرنا ہی پڑتا ہے کہ میں تو خود کو ایک ایسے بچے کی طرح پاتا ہوں جو عجائبات عالم کے سمندر کے کنارے ریت پر سے چند گھونگھے اور سیپیاں ہی جمع کر سکا ہے جب کہ علم کا وسیع و عریض سمندر اپنی اتھاہ گہرائیوں میں سچے موتی اور جواہر لئے میرے سامنے پھیلا پڑا ہے۔ خدا تعالیٰ کا انسان کو کائنات کے وسیع و عریض آسمانوں پر غور کرنے کے بعد زمین پر غور کرنے کی دعوت دینا سمجھ میں آ گیا۔ ستاروں اور کہکشاؤں کی وسعت کے بالمقابل چھوٹی سی زمین خلقت کی گوناگوں تجلیات کے حوالہ سے کسی طرح بھی کم تر نہیں ہے۔ سبحان اللہ، سبحان اللہ۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 34653 میں احمد طارق ولد سلیم احمد صاحب مرحوم قوم آرائیں پیشہ طالب علمی عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نصیر آباد ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 12-10-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد احمد طارق ولد سلیم احمد صاحب مرحوم نصیر آباد ربوہ گواہ شد نمبر 1 غلام احمد سرور ولد غلام رسول مرحوم نصیر آباد ربوہ گواہ شد نمبر 2 نعیم احمد قمر ولد سلیم احمد مرحوم نصیر آباد ربوہ

مسل نمبر 34654 میں عطیۃ الودود زوجہ نوید احمد سعید قوم چوہان پیشہ خانہ داری عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 8-9-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیورات وزن 5.6 تولے مالیتی -/27,600 روپے 2۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/15000 روپے اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ عطیۃ الودود زوجہ نوید احمد سعید دارالنصر غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 نوید احمد سعید خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 عبدالرؤف ولد عبدالرزاق صاحب مرحوم دارالعلوم شرقی ربوہ

مسل نمبر 34655 میں امۃ المصور زوجہ محمد ماجد اقبال صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹرز نمبر 65 صدر انجمن احمدیہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 1-9-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

1۔ حق مہر وصول شدہ -/15,000 روپے

2۔ طلائی زیورات وزن 24 گرام 648 ملی گرام مالیتی -/13760 روپے 3۔ نقرئی زیورات وزن 14 گرام 600 ملی گرام مالیتی -/90 روپے اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ امۃ المصور زوجہ محمد ماجد اقبال کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ ربوہ گواہ شد نمبر 1 اقبال الدین وصیت نمبر 28696 گواہ شد نمبر 2 محمود احمد خان وصیت نمبر 29150۔

مسل نمبر 34656 میں محمد ماجد اقبال ولد محمد عاشق قوم ڈوگر پیشہ ملازمت عمر 34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹرز نمبر 65 صدر انجمن احمدیہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 1-9-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3738 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد ماجد اقبال ولد محمد عاشق کوارٹر نمبر 65 صدر انجمن احمدیہ ربوہ گواہ شد نمبر 1 اقبال الدین وصیت نمبر 28696 گواہ شد

بقیہ صفحہ 4

ناصر خان صاحب پراجیکٹ ڈائریکٹر سے فون نمبر 02086485255 پر رابطہ فرمائیں۔ خصوصاً ایسے احمدی جو مکینیکل یا الیکٹریکل امور میں تجربہ رکھتے ہوں، لکڑی کا کام جانتے ہوں یا پلاسٹر لگا سکتے ہوں، ان کی فوری ضرورت ہے۔

(اخبار احمدیہ برطانیہ دسمبر 2002ء و جنوری 2003ء)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

بہت سے واقفین نو بچے آجکل امتحانات دے رہے ہیں خاص طور پر میٹرک کے امتحان دینے والے واقفین نو بچوں کی اعلیٰ کامیابی اور مستقبل میں مقبول خدمت دین توفیق پانے کیلئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

(وکیل وقف نو)

اعلان داخلہ کمپیوٹر کورسز

خدام الاحمدیہ پاکستان

خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیر اہتمام مندرجہ ذیل کورس کا اجراء کیا جا رہا ہے۔ داخلہ کے خواہش مند اپنی درخواستیں دفتر خدام الاحمدیہ میں جمع کروا دیں داخلہ فارم دفتر سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

1- Web Graphics Flash5
دورانیہ 2 ماہ فیس کورس -/1000 روپے

2- Visual Basic دورانیہ 3 ماہ
فیس کورس -/3000 روپے

3- Composing Urdu/English
Inpage MsWord دورانیہ 2 ماہ
فیس کورس -/1500 روپے

4- Adobe Photoshop دورانیہ 3 ماہ
فیس کورس -/2000 روپے

درخواستیں جمع کرانے کی آخری تاریخ 15 مارچ 2003ء اسی روز انٹرویو 00-2 بجے دوپہر ہوگا اور 16 مارچ سے کلاسز کا اجراء ہوگا۔

(انچارج کمپیوٹر سیکشن)

نکاح و شادی

مکرم حافظ عبدالحلیم صاحب مربی سلسلہ اطلاع دیتے ہیں کہ محمد احمد صاحب چوہدری ابن مکرم نثار احمد صاحب چوہدری مصطفیٰ آباد خلیل آباد کا نکاح ہمراہ محترمہ فاخرہ بشریٰ صاحبہ بنت چوہدری محمد صدیق صاحب دارالعلوم غربی ربوہ مبلغ پچھتر ہزار روپے حق مہر پر مکرم ظفر احمد ناصر صاحب مربی ضلع جھنگ نے پڑھا۔ اسی روز تقریب رخصتی منعقد ہوئی اور محترم مربی صاحب ضلع جھنگ نے دعا کروائی۔ احباب سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

مکرم حامد رشید غالب صاحب اسلام آباد سے تحریر کرتے ہیں کہ مکرم سید حمید طارق صاحب برٹش ہومز اسلام آباد کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 21 دسمبر 2002ء کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام "سید وددد طارق" تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم سید سعید خالد صاحب مرحوم کا پوتا اور مکرم عبدالرشید غالب صاحب اسلام آباد و ابن مکرم کیپٹن نواب دین صاحب کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے بچے کی صحت و سلامتی 'نیک' صالح خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

دورہ نمائندہ الفضل

مکرم محمد شریف صاحب ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر جماعتی دورہ پر بطور نمائندہ مینیجر الفضل مندرجہ ذیل مقاصد کیلئے ضلع گجرات کے دورہ پر ہیں۔

(1) توسیع اشاعت الفضل کے سلسلہ میں نئے خریدار بنانا۔ (2) الفضل میں اشتہارات کی ترغیب اور وصولی (3) الفضل کے خریداروں سے چندہ الفضل اور بقایا جات کی وصولی۔

امراء کرام۔ صدران' مربیان و معلمین سلسلہ اور عہدیداران اور جملہ احباب کرام سے تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

ولادت

مکرم صفی الرحمٰن خورشید صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں کہ مکرم ناصر محمود احمد صاحب ملہی ابن مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب ملہی آف راجہ جنگ قصور کو اللہ تعالیٰ نے 14 جنوری 2003 کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے حضور انور نے ازراہ شفقت بچی کا نام "عطیۃ الحی" عطا فرمایا ہے۔ بچی مکرم مرزا لطیف احمد صاحب مرحوم کی نواسی ہے۔ نیز اللہ تعالیٰ نے مکرم مرزا فاروق احمد صاحب بستی خدادادملتان کو مورخہ 14 جنوری 2003 کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور انور نے بچی کا نام "افشاں فاروق" عطا فرمایا ہے۔ یہ بچی مکرم ملک حفیظ احمد صاحب اعوان ملتانی کی نواسی اور مرزا لطیف احمد صاحب مرحوم کی پوتی ہے۔ بفضلہ تعالیٰ دونوں بچیاں وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہیں۔ احباب جماعت سے بچیوں کی درازی عمر اور خادمہ دین ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

عراق پر جلد قبضے کا دعویٰ

اسرائیلی وزیر دفاع جنرل موفاز نے دعویٰ کیا ہے کہ جلد ہی اسرائیل عراق پر قبضہ کر لے گا۔ عراق نے اسرائیل سے دشمنی مول لی تھی آج دنیا اس کا حشر دیکھ رہی ہے۔ مزاحمت جاری رہنے تک فلسطینی ریاست قائم نہیں ہو سکتی۔

امریکی فوجیوں کی خلیج روانگی

مزید 60 ہزار امریکی فوجی خلیج روانہ ہو گئے ہیں۔ امریکی محکمہ خارجہ کے ترجمان نے کہا کہ ترکی نے ساتھ نہ دیا تو اربوں ڈالر سے محروم ہو جائے گا۔

فلپائن میں 3 بم دھماکے

فلپائن میں 3 بم دھماکوں میں 20- افراد ہلاک اور 150 سے زائد زخمی ہو گئے ہیں۔ جبکہ درجنوں افراد کی حالت نازک بتائی جاتی ہے۔ پہلا دھماکہ فذانا جزیرے میں ائیر پورٹ پر اس وقت ہوا جب ایک طیارہ لینڈ کر رہا تھا۔ دھماکے کے بعد لوگوں کے اعضاء دور دور تک پھیل گئے۔ دوسرا دھماکہ ایک بس اڈے پر ہوا اور تیسرا دھماکہ فلپائن کے دارالحکومت سے 30 کلومیٹر کے فاصلہ پر ہوا۔

عراق کی فتح ہوگی۔ صدام

عراق کے صدر صدام حسین نے کہا ہے کہ امریکہ خود کو خدا سمجھتا ہے اور پوری دنیا پر قبضہ کرنا چاہتا ہے۔ جنگ میں فتح ہماری ہوگی۔ عراق نائب صدر طارق عزیز نے کہا کہ واشنگٹن امن کیلئے نہیں بلکہ بغداد کو اپنی کالونی بنانے اور اس کے تیل پر قبضہ کرنے کیلئے حملہ کرنا چاہتا ہے۔

عراق اقوام متحدہ کے مطالبات پورے کرے

فرانس روس اور چین نے عراق پر زور دیا ہے کہ وہ اقوام متحدہ کے مطالبے پورے کرے۔ اس طرح جنگ سے بچا جا سکتا ہے۔ چین نے کہا ہے کہ عراق کی طرف سے الصمود میزائل تباہ کرنے کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ اقوام متحدہ کے فریم ورک کے اندر معاملہ پرامن انداز میں حل ہو سکتا ہے۔ روس نے کہا ہے کہ امریکہ اور برطانیہ کی طرف سے سلامتی کونسل میں ووٹ کیلئے پیش کردہ نئی قرارداد موجودہ حالات میں غیر منصفانہ ہے۔ ہم مخالفت کریں گے۔

چین کی نئی حکومت

چین کی نئی حکومت 17 مارچ کو اقتدار سنبھالے گی۔ نئے صدر ہوجن تاؤ اور وین جیا باؤ نئے وزیر اعظم ہونگے۔ نیشنل پیپلز کانگرس دونوں کو باضابطہ طور پر منتخب کرے گی اور اقتدار کی منتقلی خوشگوار ماحول میں ہوگی۔

افغانستان میں متعدد دھماکے

افغانستان میں امریکی فوج کے ہیڈ کوارٹرز پر مارٹر گولوں سے حملہ کیا گیا۔ کسی جانی نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔

جاسوسوں کا جال

لاس اینجلس ٹائمز نے کہا ہے کہ امریکہ نے ڈیفنس انٹیلی جنس کو وسعت دے کر اس کے جاسوسی کا جال پوری دنیا میں پھیلانے کے منصوبے پر کام شروع کر دیا ہے۔ چند سالوں میں جاسوسوں کی تعداد سینکڑوں تک پہنچا دی جائے گی۔ اس طرح دہشت گرد تنظیموں کے خلاف کارروائیاں مزید موثر ہو جائیں گی۔ ڈیفنس انٹیلی جنس امریکی سی آئی اے کی طرح جاسوس ادارہ ہے۔

بھارت بنگلہ دیش اور جرمنی میں مظاہرے

عراق پر ممکنہ حملہ کے خلاف بھارت میں ہندوؤں اور مسلمانوں نے مل کر مظاہرہ کیا۔ مظاہرین نے کہا کہ تیل کے بدلے جنگ منظور نہیں۔ جرمنی میں دس ہزار افراد نے مظاہرہ کیا اور بش کے خلاف نعرے لگائے۔ انسانی ڈھال بننے کیلئے 38- افراد پر مشتمل ایک گروپ سپین سے بغداد پہنچ گیا ہے اسی طرح میکسیکو سے طلبہ پر مشتمل ایک گروپ بغداد کیلئے روانہ ہو گیا ہے۔ چلی کے صدر نے کہا ہے کہ ہم جنگ کے خلاف ہیں۔ اسلحہ انسپکٹروں کو مزید وقت دیا جائے۔

عراق الصمود میزائل تباہ

اقوام متحدہ کی زیر نگرانی عراق نے مزید 2 الصمود میزائل تباہ کر دیئے ہیں۔ اب تک کل 21 میزائل تباہ کر دیئے گئے ہیں۔

چین میں علیحدگی پسند

چین کے مسلم اکثریت والے صوبے سنکیانگ میں علیحدگی پسندوں اور دہشت گردوں سے سختی کے ساتھ نمٹنے کا حکومت چین نے اعلان کیا ہے۔ پولیس کو جدید ہتھیاروں اور روبوٹوں سے لیس کیا جائے گا جو بموں کو ناکارہ بنا سکتے ہیں۔

دہشت گردی کی روک تھام کیلئے ویب سائٹ

برطانیہ نے دہشت گردی کی روک تھام اور عوام کی رہنمائی کیلئے ویب سائٹ شروع کر دی ہے۔ ویب سائٹ میں عوام کو دہشت گردی سے بچاؤ کیلئے آسان اور قابل فہم ترکیب سے آگاہ کیا جائے گا۔ اور عالمی دہشت گرد تنظیموں کے بارے معلومات دی جائیں گی۔

امریکہ اور جنوبی کوریا کی فوجی مشقیں

امریکہ اور جنوبی کوریا کی افواج نے مشترکہ فوجی مشقیں شروع کر دی ہیں۔ جو ایک ماہ تک جاری رہیں گی۔ شمالی کوریا نے ان مشقوں کو اشتعال انگیز قرار دیا ہے۔

جاسوس طیارہ گھیرے میں لے لیا گیا

شمالی کوریا کے 4 لڑاکا طیاروں نے بین الاقوامی فضائی حدود میں محو پرواز امریکی جاسوس طیارے کو گھیرے میں لے لیا۔ اور اس کے 50 فٹ قریب پہنچ گئے۔ تاہم کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا۔ امریکہ نے شمالی کوریا کی اس حرکت پر شدید احتجاج کیا ہے۔

عمان میں پہلی خاتون وزیر

عمان کی تاریخ میں پہلی بار ایک خاتون 30 سالہ عائشہ بنت خلفان کو ادارہ صنعت کا وزیر مقرر کیا گیا ہے۔ ان کی تقرری عمان کے حکمران سلطان قابوس کے حکم پر ہوئی۔

نائیجیریا میں کشتی کا حادثہ

نائیجیریا میں کشتی کے حادثہ میں 90- افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ کشتی پر 100 افراد سوار تھے کشتی چٹان سے ٹکرانے کے بعد ڈوب گئی۔

ملکی خبریں

ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ میں طلوع وغروب

جمعرات	6مارچ	زوال آفتاب	12-20
جمعرات	6مارچ	غروب آفتاب	6-12
جمعہ	7مارچ	طلوع فجر	5-05
جمعہ	7مارچ	طلوع آفتاب	6-27

جماعت اسلامی کے القاعدہ سے رابطے

ہیں وفاقی وزیر داخلہ فیصل صالح حیات نے کہا ہے کہ جماعت اسلامی کے القاعدہ کے ساتھ رابطے ہیں- امریکہ نے ہمیں جماعت اسلامی کے بارے میں کوئی ہدایت دی نہ ہم امریکی ڈکٹیشن پر عمل کریں گے-مگر سوچنے کی بات ہے کہ القاعدہ کے جتنے ارکان پکڑے گئے وہ جماعت اسلامی کے عہدیداروں کے گھروں میں چھپے ہوئے تھے- جس سے ثابت ہوتا ہے کہ جماعت اسلامی کے القاعدہ سے رابطے ہیں اب ہم کیا کریں- جماعت اسلامی کی قیادت کو معاملہ واضح کرنا چاہئے اور وہ جواب دے-قوم بھی جواب مانگنے کا حق رکھتی ہے- یہ سنگین صورتحال ہے-سیکیورٹی کے جو بھی معاملات ہیں ہم قانون پر عمل کریں گے-نیشنل پولیس اکیڈمی میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ شیخ خالد القاعدہ کے تیسرے نمبر کے اہم لیڈر تھے جنہیں ہماری ایجنسیوں نے خود گرفتار کیا- ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ اسامہ بن لادن پاکستان میں نہیں ہے-اگر امریکی سینیٹروں کے پاس اس بارے میں کوئی ثبوت ہیں تو پاکستان کو پیش کریں- ہم تحقیقات کر کے کارروائی کریں گے-

خالد شیخ کو امریکہ کے حوالے کر دیا گیا

حکومت نے خالد شیخ کو پاکستان سے باہر منتقل کرنے کا اعتراف کر لیا ہے-وفاقی وزیر اطلاعات نے پارلیمنٹ ہاؤس کے کیفے ٹیریا میں اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ انہیں اسی خطے میں رکھا گیا ہے لیکن اب وہ پاکستان میں نہیں ہیں- جب ان سے پوچھا گیا کہ کیا خالد شیخ کو بگرام روانہ کر دیا گیا ہے تو انہوں نے کہا میں صرف اتنا بتا سکتا ہوں کہ وہ اسی خطہ میں ہیں کسی خاص جگہ کا نام نہیں لے سکتا- انہوں نے بتایا کہ خالد شیخ کے سر پر اڑھائی کروڑ ڈالر کا انعام رکھا گیا تھا-

اسامہ بن لادن کی گرفتاری کے امکانات

روشن ہو گئے ہیں امریکہ نے کہا ہے کہ شیخ خالد کی گرفتاری سے اسامہ بن لادن کی گرفتاری کے امکانات روشن ہو گئے ہیں- امید ہے کہ ان کی گرفتاری سے القاعدہ کے دیگر رہنماؤں تک ہمیں رہنمائی حاصل ہوگی- شیخ خالد کی گرفتاری ہمارے لئے انتہائی خوش آئند ہے جبکہ القاعدہ کے لئے نقصان دہ ثابت ہوگی- ان خیالات کا اظہار وائٹ ہاؤس کے ترجمان ایری فلیشر نے اخباری نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے کیا-انہوں نے کہا شیخ خالد سے پوچھ گچھ بین الاقوامی قانون کے مطابق کی جائے گی-اور انسانی حقوق کے عالمی قوانین کو مدنظر رکھا جائے گا- انہوں نے کہا کہ شیخ خالد کا القاعدہ میں اسامہ بن لادن اور ایمان الزواری کے بعد تیسرا نمبر ہے- امریکی صدر جارج بش نے پاکستانی حکام بالخصوص صدر مشرف کی دہشت گردی کے خلاف کوششوں کو سراہا ہے-امریکی وزیر خارجہ کولن پاول نے شیخ خالد کی گرفتاری پر پاکستانی حکومت کا شکریہ ادا کیا ہے-اور کہا ہے کہ پاکستان ہمارا اتحادی ہے اور دہشت گردوں کے خلاف موثر کارروائی جاری رکھے ہوئے ہے-ترجمان نے بتایا کہ 11 ستمبر سے اب تک پاکستان نے تقریباً 500 القاعدہ کے ارکان کی گرفتاری میں مدد دی ہے-ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ شیخ خالد کی گرفتاری کا تمغہ اور انعام ان لوگوں کو دیا جا سکتا ہے جنہوں نے شیخ خالد کی مخبری کی ہے جبکہ حکومت کے اہلکاروں کو یہ انعام دیا جا سکتا-

پاکستان ساری دنیا کا ٹھیکیدار نہیں وزیر اعظم

میر ظفر اللہ خان جمالی نے کہا ہے کہ پاکستان ساری دنیا کا ٹھیکیدار نہیں ہے کہ عراق کے معاملے میں سڑکوں پر آ کر دکانیں جلا دی جائیں- وزیر اعظم نے ان خیالات کا اظہار ایک قومی اخبار کے زیر اہتمام سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے کیا- سیمینار میں وزیر اعظم کو تجویز دی گئی کہ حکومت عراق سمیت دیگر بین الاقوامی امور میں مشاورت کیلئے بے نظیر بھٹو اور میاں نواز شریف کو پاکستان بلائے-اس کے جواب میں وزیر اعظم نے کہا کہ میرا دماغ خراب نہیں ہے کہ میں ان دونوں سے مشاورت کرتا پھروں- انہوں نے کہا کہ ہم عراق کے خلاف نہیں ہیں-لیکن عراق کا فیصلہ کرنے کیلئے عراقی حکمران بغداد میں بیٹھے ہیں- پاکستان میں سے جو وہاں جانا چاہے میں فری ٹکٹ دے کر انہیں وہاں پہنچا دوں گا-لیکن فی الحال وہاں جانے کا میرا اپنا کوئی ارادہ نہیں ہے-

سب سے پہلے پاکستان

وزیر اعظم میر ظفر اللہ خان جمالی نے کہا ہے کہ مہنگائی نے عوام کی کمر توڑ رکھی ہے غریب کی فکر کسی کو نہیں- ہمیں فی الحال اپنے لئے سوچنا ہے- عالمی بحران میں ہم اسی صورت کردار ادا کر سکتے ہیں جب پوری قوم ایک آواز میں کہے کہ سب سے پہلے پاکستان- انہوں نے اپیل کی کہ قوم پاکستان کی فلاح و بہبود میں حکومت کا ہاتھ بٹائے-

امریکی تفتیشی حکام کی طرف سے پوچھ گچھ

کا آغاز امریکی تفتیش کاروں نے پاکستان سے پکڑے جانے والے القاعدہ کے اہم رکن خالد شیخ نے پوچھ گچھ شروع کر دی ہے- بغیر کسی وقفے سے ہونے والی اس تفتیش کا مقصد امریکی اہداف کے خلاف ممکنہ دہشت گردی کے حملوں کے بارے میں قبل از وقت معلومات حاصل کرنا ہے- برطانوی نیوز ایجنسی کے مطابق امریکی حکام کا کہنا ہے کہ اس سے پہلے کہ اسامہ بن لادن اپنی جگہ تبدیل کرے ہم اس کا پتہ لگانا چاہتے ہیں-

پاکستان کو تنہا نہیں چھوڑنا چاہئے

مسلم لیگ ق کے صدر چودھری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ پاکستان امریکہ کے ساتھ انتہائی اچھے تعلقات قائم رکھنا چاہتا ہے- اور اس کی حمایت کو وسعت دے رہا ہے لیکن امریکہ کو بھی آزمائش کی گھڑی میں پاکستان کو تنہا نہیں چھوڑنا چاہئے- ان خیالات کا اظہار انہوں نے لندن ٹی وی کو انٹرویو دیتے ہوئے کیا- مختلف بین الاقوامی سوالات کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ایشیائی اور عرب ممالک کو عراق کے خلاف جنگ رکوانے کی ہر ممکن کوششیں کرنی چاہئیں- انہوں نے کہا کہ طاقت کا استعمال اچھی بات نہیں اس لئے مغرب کو اپنے رویہ میں تبدیلی لانی پڑے گی- مشرق وسطیٰ جیسے مسائل پر امن ذرائع سے حل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے- انہوں نے مزید کہا کہ پاکستان عراق کے مسئلے پر دباؤ کے تحت نہیں بلکہ عوامی امنگوں کے تحت فیصلہ کرے گا-

پاکستان ورلڈ کپ سے آؤٹ

بارش نے پاکستان کے کوالیفائی کرنے کی کوششوں پر پانی پھیر دیا- میچ برابر ہونے کی صورت میں زمبابوے اور پاکستان کو دو دو پوائنٹس مل گئے جس کے بعد زمبابوے کے چودہ اور پاکستان کے دس پوائنٹس ہو گئے- اور زمبابوے 14 پوائنٹس کی وجہ سے سپر سکس میں پہنچ گیا- اور اس طرح پاکستان کے ساتھ ساتھ انگلینڈ بھی سپر سکس سے باہر ہو گیا-

امریکہ پاکستانیوں سے ناروا سلوک بند

کرے قومی اسمبلی نے امریکہ میں مقیم پاکستانیوں کے ساتھ امریکی حکومت کے ناروا سلوک اور امتیازی سلوک کے خلاف ایک قرارداد متفقہ طور پر منظور کر لی ہے جس میں ایوان نے امریکی حکومت پر زور دیا ہے کہ وہ پاکستانیوں کے ساتھ روا رکھے جانے والے رویے پر نظر ثانی کرے اور ناروا سلوک فی الفور بند کرے-

قومی اسمبلی میں ہنگامہ اور واک آؤٹ

پاکستان پیپلز پارٹی، مجلس عمل اور مسلم لیگ (ن) نے ایل ایف او رکو آئین کا حصہ بنانے اور نئے طباعت شدہ آئین کی کاپیاں فراہم نہ کرنے پر قومی اسمبلی سے علامتی واک آؤٹ کیا- مختلف سیاسی جماعتوں میں جھڑپ، شور شرابہ اور ہنگامہ بھی ہوا-